بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ رماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج ۱/۲ ۵ بجے شام کی ٹرین سے چند دن کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث بھی تشریف لے گئی ہیں نیز جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد بھی ہمراہ ہیں۔ حضور نے اپنے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب کو امیر مقامی اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں — حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو تاحال پاؤں کے انگوٹھے میں درد نقرس کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے — نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی چراغ الدین صاحب کو بسلسلہ تبلیغ اور جلسوں میں شمولیت کے لئے حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ دھیر کے کلاں ... راج اور پشاور کی جماعتوں میں بھیجا گیا ہے۔

جلد ۳۳ | ۶ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش | ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۶ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۸۱

خطبۂ نکاح

نکاح انسانی زندگی کا سب سے اہم کام ہے

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۴۵ء

مرتبہ: مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری مولوی فاضل

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب۔ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ اور صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ کے نکاحوں کا اعلان کرتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:-

میں جمعہ کے خطبہ سے پہلے

بعض نکاحوں کا اعلان

کرنا چاہتا ہوں۔ دُنیا میں سب سے قیمتی وجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ زمانہ کے گزرنے اور حالات کے بدل جانے کی وجہ سے چیزوں کی وہ اہمیت باقی نہیں رہتی۔ جو اہمیت کہ ان حالات کی موجودگی اور ان کے علم کے ساتھ ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مبعوث ہوئے۔ اس وقت دُنیا کی جو حالت تھی۔ اس کا اندازہ آج لوگ نہیں کر سکتے۔

اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو خدا تعالےٰ مبعوث نہ فرماتا۔ تو آج دنیا میں دین کے معنے یہ سمجھے جاتے۔ کہ بعض انسانوں کی پوجا کرلی۔ قبروں کی پوجا کرلی۔ اور بتوں کی پوجا کرلی۔ قانون اخلاق کو دُنیا میں کوئی قیمت حاصل نہ ہوتی۔ مذہب کوئی اجتماعی جدوجہد کی چیز نہ ہوتا۔ خدا کے ساتھ بنی نوع انسان کا تعلق پیدا ہونا بالکل ناممکن ہوتا۔ بلکہ ایسے تعلق کو بے دینی اور لامذہبی قرار دیا جاتا۔ بنی نوع انسان کے مختلف حصوں کے حقوق کی کوئی حفاظت نہ ہوتی۔ عورتیں بدستور غلامی کی زندگی بسر کر رہی ہوتیں۔ بُت بدستور پوجے جا رہے ہوتے۔ خدا تعالےٰ بدستور متروک ہوتا۔ غلامی بدستور دنیا میں قائم ہوتی۔ لین دین کے معاملات میں بدستور ظلم اور تعدی کی حکمرانی ہوتی۔ غرض دنیا آج وہ کچھ نہ ہوتی۔ جو آج ہے۔ بعض لوگ نادانی کی وجہ سے

موجودہ زمانہ کی ترقی

کو دیکھ کر یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ چیز بہرحال ہو جاتی۔ مگر وہ نہیں جانتے۔ کہ جب ایک چیز موجود ہو۔ اس کی نقل کر کے ترقی کرنا اور چیز ہے۔ اور اپنے طور پر ترقی حاصل کرنا بالکل اور چیز۔ آج

سارے مذاہب میں توحید

پائی جاتی ہے۔ مگر یہ توحید ممنون ہے اسلامی توحید کی۔ اگر اسلام توحید کا خیال دنیا میں پیدا نہ کرتا۔ تو پھر دنیا میں توحید قائم ہی نہ ہو سکتی۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر یہ چیز قائم ہو سکتی تھی۔ تو پھر وجہ کیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے قائم نہ ہوئی۔ اگر اسلام

عورتوں کے حقوق

اس طرح قائم نہ کرتا۔ تو جو حقوق آج ان کو دیئے جا رہے ہیں۔ یہ نہ دیئے جاتے۔ کیونکہ اگر انسان نے یہ حقوق اپنے ذہن سے تجویز کر کے دینے ہوتے۔ تو پہلے کیوں نہ دیئے اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اخلاق قائم نہ ہوتے۔ تو آج اخلاق پر زور نہ دیا جاتا۔ کیونکہ اگر آپ کی راہبری کے بغیر بھی دنیا اس طرف جا سکتی تھی۔ تو دنیا میں آپ سے پہلے کیوں اخلاق قائم کرنے کی طرف توجہ پیدا نہ ہوئی۔ پس موجودہ اخلاق اور موجودہ توحید خواہ وہ عیسائی قوم میں ہو یا یہودی قوم میں۔ یا دنیا کی کسی اور قوم میں ہو وہ ممنون ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسان اور آپ کی راہنمائی کی۔ مگر اب چونکہ وہ چیز موجود ہے۔ اس لئے ہر شخص یہ خیال کرتا ہے۔ کہ شائد اس کے بغیر بھی ہم کو ترقی حاصل ہو جاتی۔ اور اس چیز کی عظمت اس زمانہ کے حالات دیکھے بغیر قائم نہیں ہو سکتی۔ مگر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ

جن لوگوں نے دیکھا۔ ان کے لئے آپ کا وجود ایسا قیمتی تھا۔ کہ وہ آپ کے بغیر دُنیا میں زندہ رہنا ہیچ سمجھتے تھے۔ دُنیا میں جو اقوال اور جو باتیں لوگوں نے کہی ہیں۔ ان میں سے

راستبازی کے اعلیٰ معیار پر

پہنچی ہوئی وہ بات ہے۔ جو حسانؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کہی ہے

> کُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِیْ فَعَمِیْ عَلَیْکَ النَّاظِرُ
> مَنْ شَاءَ بَعْدَکَ فَلْیَمُتْ فَعَلَیْکَ کُنْتُ اُحَاذِرُ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت حضرت حسانؓ نے کہا۔ کُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِیْ۔ تو میری آنکھوں کی پتلی تھا۔ فَعَمِیْ عَلَیْکَ النَّاظِرُ۔ پس تیری موت کے ساتھ آج میری آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔ مَنْ شَاءَ بَعْدَکَ فَلْیَمُتْ۔ اب تیرے مرنے کے بعد جو چاہے مرے فَعَلَیْکَ کُنْتُ اُحَاذِرُ۔ میں تو تیری موت سے ڈرتا تھا۔ کسی اور موت کا مجھ پر اثر نہیں ہو سکتا۔ اس شعر کے معنوں کی عظمت کا اس بات سے پتہ لگتا ہے۔ جس کو لوگ نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کہ اس شعر کا کہنے والا

ایک نابینا شخص

تھا۔ اگر ایک بینا شخص یہی شعر کہتا۔ تو وہ صرف ایک شاعرانہ مذاق یا ایک ادبی لطیفہ کہلا سکتا تھا۔ مگر اس شعر کے ایک نابینا شخص کے مونہہ سے نکلنے کی وجہ سے اس کی حقیقت بالکل بدل جاتی

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل سے شائع کیا

یعنی حضرت حسانؓ اس شعر میں یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ جب تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ تھے۔ تو باوجود اس کے کہ میری ظاہری آنکھیں نہیں تھیں۔ پھر بھی میں بینا ہی تھا۔ میری جسمانی آنکھیں نہ ہونے کی وجہ سے لوگ مجھے اندھا سمجھتے تھے۔ لیکن میں اپنے آپ کو اندھا نہیں سمجھتا تھا۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے مجھے دنیا نظر آرہی تھی۔ اور اب بھی لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ میں ویسا ہی ہوں۔ حالانکہ میں ویسا نہیں پہلے میں بینا تھا لیکن اب میں اندھا ہوگیا ہوں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں

سب سے قیمتی وجود

تھے مگر اللہ تعالیٰ کے قانون کے ماتحت آپ بھی آخر ایک دن دنیا سے جدا ہوگئے۔ لیکن بہت لوگ ہیں مسلمان کہلانے والے بھی۔ اور بہت لوگ ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے ایمان کا اظہار کرنے والے بھی جن کی عمریں گذر جاتی ہیں۔ بعض دفعہ سو سو سال تک ان کی عمریں ہوتی ہیں۔ مگر ان کے اندر یہ احساس پیدا نہیں ہوتا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے ساتھ بہت بڑا حادثہ ان پر گذرا ہے۔ اس لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ انہوں نے نہیں دیکھا۔ اس لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود ان کو اس طرح نظر نہیں آتا جس طرح صحابہؓ کو نظر آتا تھا۔ نقصان کے لحاظ سے تو جیسے صحابہ رضؓ کو نقصان پہنچا۔ ویسا ہی بعد میں آنے والوں کو بھی نقصان پہنچا۔ مگر صحابہؓ نے اس کو محسوس کیا۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے جو کام ہوئے ان کو انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور آپ کے نہ آنے کی صورت میں جو خطرہ تھا اس کو بھی انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مگر بعد کے لوگوں نے چونکہ اس چیز کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا اس لئے باوجود اس کے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہ ایمان لاتے ہیں۔ اور ان کے اندر اخلاص پایا جاتا ہے۔ پھر بھی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات

ان کو اپنی زندگی کا سانحہ معلوم نہیں ہوتا۔ اِلّا ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ مگر آپؐ کی وفات کو وہ اپنی زندگی ہی کا سانحہ سمجھتے ہیں۔ ان کو آپؐ کی وفات ایسی ہی محسوس ہوتی ہے۔ جیسا کہ صحابہؓ کو محسوس ہوئی۔ جن کے سامنے آپؐ تھے۔ یہی چیز درحقیقت کامل ایمان کی علامت ہے۔ میں فخر نہیں کرتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا مجھ پر احسان ہے کہ میں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت

کے لحاظ سے ہمیشہ ہی آپؐ کی وفات کو اسی طرح محسوس کرتا ہوں۔ کہ گویا میری زندگی میں ہی آپؐ زندہ تھے اور میری زندگی میں ہی آپؐ فوت ہوئے۔ بہرحال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے جیسا کہ حسانؓ نے کہا ہے۔

من شاء بعدك فليمت فعليك كنت احاذر

ہر انسان پر یہ بات کھل رہی ہے کہ دنیا میں کوئی وجود بھی ہمیشہ نہیں رہا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد کسی مسلمان کا یہ خیال کر لینا کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ میرے نزدیک ایسا خیال ہے۔ جو عقل کے کسی گوشہ میں نہیں آسکتا اور ایک مسلمان ایک لحظہ کے لئے بھی یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو فوت ہو جائیں۔ اور حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر بیٹھے ہوں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر یہ بات ہوتی تو صحابہؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہی سارے کے سارے مر جاتے۔ چنانچہ بعض صحابہؓ نے اس بات کی شہادت بھی دی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے موقعہ پر جب حضرت ابوبکرؓ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا کہ اگر تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ خیال کرتے ہو کہ آپ زندہ ہیں تو یہ غلط ہے۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افائن مات او قتل

أنقلبتم علی اعقابکم یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی خدا کے رسولوں میں سے ایک رسول تھے۔ جس طرح آپؐ سے پہلے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں اسی طرح آپؐ بھی فوت ہو گئے ہیں۔ تب ان کے دلوں کو تشفی ہوئی ورنہ وہ اپنے آپ کو پاگلوں کی طرح محسوس کر رہے تھے۔ اگر کوئی استثناء ہوتا تو صحابہؓ کے نزدیک یقیناً وہ استثناء رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہوتا۔ تو دنیا میں انسان آتے ہیں اور جاتے ہیں۔ پیدا ہوتے ہیں۔ اور مرتے ہیں۔ دنیا میں کوئی انسان بھی ایسا نہیں جو ہمیشہ قائم رہا ہو۔ اور دنیا میں کوئی انسان بھی ایسا نہیں جو

ہمیشہ زندہ رہنے والا

ہو۔ اس صورت میں انسان کی ترقی کا مدار اسی بات پر ہے۔ کہ جانے والوں کے قائمقام پیدا ہوں۔ اگر مرنے والوں کے قائمقام پیدا ہوتے رہیں۔ تو مرنے والوں کا صدمہ آپ ہی آپ مٹ جاتا ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ اگر ہمارے پیدا کرنے والے کی مرضی ہی یہی ہے۔ تو پھر جزع فزع کرنے یا حد سے زیادہ افسوس کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ عقل کے خلاف اور

جنون کی علامت

ہوگی۔ مجھے یاد ہے۔ بچپن میں بچوں کو کھیلوں کا شوق ہوتا ہے۔ یہاں ایک دوست ہیں میں ان کا نام نہیں لیتا وہ آپ سمجھ جائینگے بچپن میں جب ہم ان سے کہتے کہ فلاں میچ ہے چلو دیکھ آئیں تو وہ جواب دیتے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کہ جنت میں مومن جو کچھ خواہش کریگا۔ اس کی وہ خواہش پوری کر دی جائیگی۔ تو پھر میچ دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ جنت میں کہینگے۔ ہم نے فلاں میچ دیکھنا ہے۔ وہ ہم کو دکھا دیا جائیگا۔ بظاہر یہ ہنسی کی بات ہے۔ ہم بھی اس بات پر ہنسا کرتے تھے۔ لیکن واقعہ یہی ہے۔ کہ

انسان کی تمام ترقیات

اور تمام مراتب کی بلندی اخروی زندگی سے وابستہ ہے۔ اور جس کو اخروی زندگی حاصل ہو جائے وہ ہر قسم کی ہلاکت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ یہ اخروی زندگی دو قسم کی ہوتی ہے۔

اخروی زندگی وہ بھی ہے۔ جو مرنے کے بعد ہے۔ اور اخروی زندگی یہ بھی ہے۔ کہ جب انسان مر جائے تو اس کا قائمقام پیدا ہو جائے۔ اگر انسان کے مرنے کے بعد اس کا قائمقام کھڑا ہو جائے تو اس کے معنے ہیں کہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کا کام جاری ہے اور یہی زندگی ہے ایک دفعہ

ایک عباسی بادشاہ

ایک بڑے عالم سے ملنے گیا۔ جا کے دیکھا کہ وہ اپنے شاگردوں کو درس دے رہے تھے۔ بادشاہ نے کہا اپنا کوئی شاگرد مجھے بھی دکھاؤ میں اس کا امتحان لوں انہوں نے ایک شاگرد پیش کیا۔ بادشاہ نے اس سے بعض سوال پوچھے اس نے نہایت اعلیٰ صورت میں ان سوالوں کا جواب دیا۔ یہ سنکر بادشاہ نے کہا ما مات من خلف مثلك وہ شخص جس نے تیرے جیسا قائمقام چھوڑا کبھی نہیں مر سکتا کیونکہ اس کی تعلیم کو قائم رکھنے والا تو موجود ہوگا۔ انسان کا گوشت پوست کوئی قیمت نہیں رکھتا گوشت پوست جیسے ایک چور کا ہے ویسے ہی ایک نیک آدمی کا ہے۔ ہڈیاں۔ جیسے ایک چور کی ہیں ویسے ہی نیک آدمی کی ہیں خون جیسے ایک چور کا ہے۔ ویسے ہی نیک آدمی کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ اس کے اخلاق بُرے ہیں اور اس کے اخلاق اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ اس کے اندر روحانیت نہیں اور اس کے اندر

اعلیٰ درجہ کی روحانیت

پائی جاتی ہے۔ پس اگر اس کی وہ روحانیت اور وہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق دوسرے میں باقی رہ جائینگے تو یہ مرا کس طرح؟ قبر میں اس کا گوشت پوست گیا جو کوئی حقیقت نہیں رکھتا مگر روحانیت دنیا میں قائم رہی۔ پس ساری کامیابی اس بات میں ہے کہ انسان کے

تعلیم الاسلام کالج

ہمیں تمام اُن نوجوانانِ احمدیت کے پتے مطلوب ہیں جو امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں خواہ وہ کسی صوبہ یا کسی یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہوں۔ امید ہے۔ کہ نوجوان جلد از جلد اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے نام اور پتوں سے آگاہ کرینگے۔ قادیان سے شریک ہونیوالے طلبا اس مطلب سے مخاطب نہیں ہیں۔ (مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

پیچھے اچھے قائمقام رہ جائیں۔ یہی چیز ہے جس کے لئے قومیں کوشش کیا کرتی ہیں۔ یہی چیز ہے۔ کہ اگر یہ قوم کو حاصل ہو جائے تو یہ بہت بڑا انعام ہے۔ آج تک کبھی دنیا نے یہ محسوس نہیں کیا۔ کہ ساری

کامیابی فتوحات میں نہیں بلکہ نسل میں ہے

اگر آئندہ نسل اعلےٰ اخلاق کی وارث ہو۔ تو وہ قوم مرتی کبھی نہیں۔ بلکہ زندہ رہتی ہے۔ اور اگر آئندہ نسل اچھی نہ ہو۔ تو اس کی تمام فتوحات ہیچ اور لغو ہیں۔ میں ہمیشہ حیران ہؤا کرتا ہوں۔ کہ وہ کونسی چیز ہے جس کی وجہ سے انگریز جیت جاتے ہیں اور دوسری قومیں ہار جاتی ہیں۔ انگریزوں میں اور دوسری قوموں میں یہی فرق ہے۔ کہ انگریز قوم موجودہ کی نسبت

آئندہ نسل پر زور

دیتی ہے۔ اس لئے انگریزی قوم یہ اعتبار رکھتی ہے۔ کہ اگر ہمارے بڑے لوگ مر گئے۔ تو اس کی جگہ دوسرے بڑے لوگ پیدا ہو جائینگے جو ان کے قائمقام ہونگے۔ اس لئے وہ ڈرتی نہیں۔ کہ اگر آج ہمارے بڑے لوگ مر گئے۔ تو کل بڑے لوگ پیدا نہیں ہونگے۔ بلکہ وہ جانتی ہے۔ کہ اگر آج ہمارے بڑے لوگ مر جائینگے۔ تو کل ان کے قائمقام دوسرے لوگ کھڑے ہو جائینگے۔ مگر دوسری قوموں کو یہ امید نہیں ہوتی۔ مثلاً فرانس میں نپولین اٹھا۔ اور اس نے یہ کوشش کی۔ کہ آٹھ دس سال میں تمام یورپین ممالک کو فتح کر لے۔ یہ خیال اس کے دل میں تبھی پیدا ہؤا۔ کہ وہ جانتا تھا۔ کہ اگر نپولین مر گیا۔ تو فرانس میں دوسرا نپولین پیدا نہیں ہو گا۔ اگر ہٹلر نے جلدبازی کی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی۔ کہ ہٹلر کے دل میں یہ خیال تھا۔ کہ میرے بعد جرمنی میں دوسرا ہٹلر پیدا ہونے کی امید نہیں۔ اگر مسولینی کو ذلت اٹھانی پڑی۔ تو اس کی وجہ بھی یہی تھی۔ کہ مسولینی کے دل میں یہ خیال تھا۔ کہ اگر مسولینی مر گیا۔ تو اٹلی کو ابھارنے والا دوسرا مسولینی پیدا نہیں ہو گا۔ لیکن انگلستان کا ہر فرد یہی سمجھتا ہے۔ کہ اگر میرے زمانہ میں فتوحات حاصل نہ ہوئیں۔ تو آئندہ آنے والے لوگ ان کو حاصل کریں گے۔ وہ یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ اگر آج لائڈ جارج مر گیا یا چرچل مر گیا۔ تو کل دوسرا لائڈ جارج یا دوسرا چرچل پیدا نہیں ہو گا۔ بلکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ انگلستان میں ہر روز نئے لائڈ جارج اور نئے چرچل پیدا ہوتے رہیں گے۔ اس لئے ان کے لئے جلد بازی کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ پس قوموں کی ترقی ان کی

آئندہ نسلوں کی ترقی

پر منحصر ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارا زور اس بات پر ہونا چاہیئے۔ کہ آئندہ نسلوں میں ہم اپنے اچھے قائمقام چھوڑیں۔ جو اسلام کی ترقی اور اسلام کے مستقبل کے ضامن ہوں۔ سب سے زیادہ یہ چیز نکاح سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اور نکاحوں سے ہی نئی نسل آتی ہے۔ اس لئے نکاح انسانی زندگی کا

سب سے اہم کام

ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کے بارے میں استخارہ کرنے غور و فکر سے کام لینے اور جذبات کی پیروی کرنے سے روکنے کی تعلیم دی ہے۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ نکاح ایسے رنگ میں ہونے چاہئیں۔ کہ نیک اور قربانی کرنے والی اولاد پیدا ہو۔ پھر فرمایا ساری خرابی اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کہ اولاد کو مقدم رکھا جاتا ہے۔ اور اس کی نازبرداری کی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ نازبرداری کی وجہ سے

دین کی رُوح

ان کے اندر سے مٹ جاتی ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ شخص دیندار نہیں جو اپنی اولاد کی نازبرداری کرتا ہے۔ اور اس کو دین کے تابع نہیں رکھتا۔ دیندار وہ ہے جو اپنی اولاد کو دین کے تابع رکھتا ہے۔ جو شخص اپنی اولاد کو دین کے تابع رکھے گا۔ وہ کبھی اپنی نسل کو خراب نہیں ہونے دیگا۔ کیونکہ نازبرداری سے ہی نسلیں خراب ہوتی ہیں۔ پس اسلامی زندگی میں

اہم ترین چیز

نکاح ہے جیسے عمارت کے لئے بنیاد کھودی جاتی ہے۔ اور اس کو کوٹا جاتا ہے۔ لیکن اگر بنیاد پختہ نہیں ہوگی۔ تو عمارت گر جائیگی۔ اسی طرح اگر نکاح میں غور و فکر اور دعا سے کام نہ لیا جائے۔ تو نکاح بھی بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ گویا وہ چیز جس سے خوشی ہو رہی ہوتی ہے۔ درحقیقت وہی خطرے کا وقت ہوتا ہے۔ بسا اوقات نکاح پر لوگ خوش ہو رہے ہوتے ہیں۔ گھر میں خوشی کی لہر دوڑ رہی ہوتی ہے۔ کہ ہم آبادی کا سامان کر رہے ہیں۔ مگر آسمان کے فرشتے رو رہے ہوتے ہیں۔ کہ آبادی کی نہیں بلکہ یہ بربادی کی بنیاد قائم کر رہے ہیں۔ پس مومن کو ہمیشہ ڈرتے ہوئے اور خوف رکھتے ہوئے قدم اٹھانا چاہیئے۔

میں آج جن چند نکاحوں کا اعلان کرنے لگا ہوں۔ ان میں سے

چار میرے اپنے بچوں کے نکاح

ہیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کو پورا کرنے کے لئے کہ سہ

غموں کا ایک دن اور چار شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یہ چار نکاح اکٹھے رکھے ہیں۔ یہ چار نکاح خلیل احمد۔ حفیظ احمد امۃ الحکیم اور امۃ الباسط کے ہیں۔ ان میں سے تین کی والدہ فوت ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ اور اس کے قبضہ میں ہے کہ اس نے جس طرح ہمیں غموں کا ایک دن اور چار شادیاں دکھائی ہیں۔ وہ ان کی روحوں کو بھی خوش اور مسرور کر دے۔ میں نے اپنے بچوں کے نکاحوں میں کبھی بھی اس بات کو مدنظر نہیں رکھا۔ کہ ان کے نکاح آسودہ حال اور مالدار لوگوں میں کئے جائیں۔ اور میں نے ہمیشہ جماعت کے لوگوں کو بھی یہی نصیحت کی ہے۔ مگر جماعت کے لوگ اس بات کیطرف سے چلے جاتے ہیں۔ کہ انہیں ایسے رشتے ملیں جو زیادہ کھاتے پیتے اور آسودہ حال ہوں ہمیں ایسے رشتے ملے ہیں۔ مگر ہم نے انکو رد کر دیا۔ تاکہ ہمارا جو معیار ہے وہ قائم رہے۔ میں نے ایک ہی رشتہ زیادہ تعلیم یافتہ لڑکے سے جو ہمارے گھر کا لڑکا ہے کیا ہے۔ مگر اس میں میرے لئے یہ بات خوشی کا موجب نہیں۔ کہ مظفر احمد اعلےٰ سرکاری ملازم ہے۔ بلکہ میرے دل میں ہمیشہ خلش سی رہتی ہے۔ میں نے اپنے بچوں کی عمروں کی ترتیب کے لحاظ سے نام لئے ہیں۔ اسی ترتیب کے لحاظ سے میں نکاحوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔

تاجروں اور صنّاعوں کے لئے ایک موقعہ

حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے صنعت و حرفت کے متعلق جو مبسوط خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس میں حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"میں سمجھتا ہوں کہ پہلے سال میں اس کام پر دس ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اور چونکہ یہ کام محض تاجروں اور صناعوں کی بہبودی کے لئے شروع کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں صرف تاجروں کو یہ تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ اس چندہ میں حصہ لیں۔ اور دس ہزار روپیہ جو پہلے سال کا خرچ ہے جمع کر دیں۔"

مجلس شوریٰ کے موقعہ پر بھی حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے ماتحت جاری کردہ تجارتی تحریک کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ صرف چودہری شاہ نواز صاحب نے ایک ہزار روپیہ کا اس تحریک میں وعدہ کیا ہے۔ اس لئے تمام احمدی تاجر و صناع جلد تر اس امر کیطرف اپنی توجہات مبذول کریں۔ تا اپنے محبوب امام کی اس مبارک تحریک پر جلد تر لبیک کہکر دعاؤں کے مستحق ٹھہریں۔

کمرشل سکرٹری تحریک جدید

ایک احمدی کا اقرار

آپ نے اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے تحریک جدید کے دفتر اول کے گیارھویں سال اور دفتر دوم کے سال اول اور ترجمۃ القرآن میں حصہ لیا ہے۔ اس اقرار کے پورا کرنے کا اولین وقت ۱۵ اپریل ہے۔ اگر آپ اپنے اس عہد کو ۱۵ اپریل تک پورا کر دیں۔ تو علاوہ السابقون الاولون میں آنیکے آپ کا نام خدا کے مصلح موعود کے حضور دعا کے لئے پیش ہوگا۔ آپ اپنا اقرار یاد کریں۔ اور وعدے ایفا فرمائیں فرمایا۔

"میں اپنی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت کے دوست غور کریں۔ کہ ان میں سے ہر شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یا اگر اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ تو اس نے اس کے خلفاء کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس امر کا اقرار کیا ہے۔ کہ جو کچھ میرا ہے وہ میرا نہیں بلکہ خدا کا ہے۔ اور میں اسکی ملکیت کو تسلیم کرتا ہوں۔ اور اسکے ایجنٹ اور مختار کے ہاتھ پر اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس کے دین کی خدمت کے لئے جس قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہوگی۔ ان تمام قربانیوں میں حصہ لونگا [illegible] اسلام [illegible]"

(وفا) بنام سکرٹری تحریک جدید [illegible]

امت محمدیہ میں صالحیت بطور انعام

گزشتہ قسط میں "امت محمدیہ میں شہیدیت بطور انعام" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے

خلاصہ کلام

بدر کامل کی طرح چودہویں صدی کے مجدد کی بھی اپنے مطلع (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے نسبتی رنگ میں تین حیثیتیں واقعہ ہوئی ہیں۔ اور تینوں ہی کے حضرت اقدس مرزا صاحبؑ مدعی ہیں

اوّل۔ اپنی ذاتی بے نوری جس کی وجہ سے انہیں نور کے حصول کے لئے اپنے مطلع میں مکمل فنا اور غلامی کا دعویٰ ہے۔ یہ مقام صدیقیت ہے۔ جو محمدیت کے نام سے موسوم ہے۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے اپنا اعجازی قلم اور قوت بیان (جو محمدی نور کے کرشمے تھے) کو پیش کیا۔ مگر کوئی تاب مقابلہ نہ لا سکا۔

دوم۔ بروز جس طرح چودہویں رات کا چاند قدوقامت اور شکل وشباہت میں اپنے مطلع (سورج) سے مشابہت کا دم بھرتا ہے۔ اسی طرح چودہویں صدی کے امام نے جمالی رنگ میں اپنے مطلع (آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مشابہت تامہ پیدا کر کے من ہمانم من ہمانم کا نعرہ لگایا اور صدیقا نبیًا یا امتی نبی ہونیکا دعویٰ کیا۔ اور اس کے ثبوت میں اپنے مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کے کمال کو پیش کیا جس کی تائید خود قدرت الٰہیہ نے کر دی اور کر رہی ہے۔

سوم۔ تنویری اثرات (جو نور افشانی کا نتیجہ ہیں) یہی مسیحیت ہے۔ جو مقام شہیدیت کے مترادف ہے۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے اپنے منور کردہ نام لیواؤں خصوصًا اپنی اولاد کو بہ لحاظ ان کی معجزانہ پیدائش اور تقویٰ اور طہارت کے پیش کیا۔

یہ تینوں دعوے نہایت تحدی سے پیش کئے گئے اور تینوں انہی چار میں سے تین مقامات کے مظہر ہیں۔ جو امت محمدیہ کے لئے قرآن مجید میں بطور انعام موعود ہیں۔ اور نبوت صدیقیت اور شہیدیت کے نام سے موسوم ہیں۔ یہ تینوں زیادہ ایمانیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور حضرت ممدوح کے حصے میں آگئے ہیں۔ رہا چوتھا مقام صالحیت کا۔ سو اس کا معنوی پہلو خود بتا رہا ہے کہ وہ کسی مصلح کے لئے مقدر ہے۔ جو ایمانی پودوں کی آبیاری کے لئے مثابعد آنے والا ہے۔ اس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

مقام صالحیت

صالحیت۔ نیکوکاری (از مادہ صلح بضد فساد)

عمل صالح۔ نیک عمل یعنی وہ عمل جو امام وقت کے زیر ہدایت، موقع اور وقت کی موزونیت کو دیکھ کر کیا جائے۔ اور اس کا نتیجہ رفع فساد ہو۔

مرد صالح۔ وہ شخص جس سے ایسے نیک اعمال صادر ہوں جن کا نتیجہ رفع فساد ہو۔ اور جس سے اہل عالم کے لئے ایسی خیر وبرکت کی زودیں چل نکلیں جن سے آگے کی نسلیں بھی فائدہ اٹھائیں۔

اصلاح۔ کسی قوم یا فرد سے کسی فساد کو یا فساد کے اسباب کو دور کر دینا۔

مصلح۔ ایسا شخص جس کی جدوجہد سے کسی قوم یا اس کے افراد میں سے کسی فساد کی جڑ کٹ جائے۔ اور آئندہ آنیوالی نسلیں اس سے خیر وبرکت پائیں۔

مصلح موعود۔ حضرت مہدی ومسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ صلبی بیٹا جس کے ہاتھ سے ایسی عالمگیر اصلاحات کا وقوع پذیر ہونا مقدر ہے۔ جس سے موجودہ اور آنیوالی نسلیں ہر قسم کی خیر وبرکت سے بہرہ ور ہونگی۔ اور وہ اپنے باپ کے لگائے ہوئے زیمانیات کے باغوں کو سیراب کریگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس موعود بیٹے کے متعلق کتاب حمامۃ البشریٰ میں فرمایا ہے۔ انہ یولد لہ ولد صالح یضاھی کمالاتہ

ایک سوال

بعض لوگوں کا خیال تھا کہ چودہویں صدی ابھی ختم نہیں ہوئی اور نہ ابھی اس کے مجدد کی تعلیمات مٹی ہیں۔ ایسا کونسا نقص رہ گیا تھا یا پیدا ہو گیا تھا کہ اس کی اصلاح کی فوری ضرورت پیش آگئی۔ پھر وہ اصلاح کس کے ہاتھ سے ہوئی بھی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو کس طریق سے ہوئی اور وہ مصلح موعود کون شخص ہے۔ جو بین کو چار کرنے والا ہوا۔

جواب

پیشگوئی میں لفظ مصلح موعود ہے نہ کہ مجدد موعود۔ مجدد بیشک صدی کے سر پر آتا ہے مگر مصلح کے لئے کوئی حدبندی نہیں۔ جبھی کوئی فساد رونما ہو مصلح آسکتا ہے۔ اور عرفاً مصلح کے معانی کا دائرہ اتنا وسیع ہے۔ کہ اس نام کو ہر ایسا شخص پا سکتا ہے۔ جو مجدد ہو یا نہ ہو مگر عند الفساد ظاہر ہو اور اس کی جڑ کو کاٹ کے رکھ دے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ ماموریت کا دعویدار ہو یا نہ ہو۔ بلکہ بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے کارناموں سے شناخت کیا گیا ہے۔ جنکی نشاندہی پہلے اس کے مطلع کی طرف سے ہو چکی تھی۔ اور درحقیقت وہ اپنے مطلع ہی کے بعض اصلاحی فرائض کو پورا کر رہا ہوتا ہے۔ جس کے لئے پہلے موقعہ نہیں ہوا تھا اور اب پیدا ہو گیا ہے۔

فسادات

باقی رہا فسادات کا قصہ سو اسبارہ میں صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ عیاں را چہ بیان۔ ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس فساد فی البر تو پہلے بھی ہوا کرتا تھا مگر فساد فی البحر اس زمانہ کا خصوصی نشان ہے۔ بحر مجسم خطرہ تھا اور لوگ اس میں سفر کرتے ہوئے ڈرتے اور خدا کا خوف کرتے تھے۔ مگر آجکل تو ہواہیں اڑتے ہوئے بھی خشیۃ اللہ دلوں سے مفقود رہتی ہے اور خشیۃ اللہ کا فقدان ہی ہے۔ جو سب فسادوں کی اصل جڑ ہے۔ پس نتیجہ کیا کچھ ہوا۔ وہ ذیل سے عیاں ہے۔ (۱) قومی تعصب نے بیحیائی کی دنیا میں ایسی رَو چلا دی کہ کینے کے جوش میں آکر دوسروں کے پیشواؤں کو کوسنا اور انہیں ناشائستہ الفاظ سے یاد کرنا ایک قومی کارنامہ سمجھا گیا۔ شریف طبائع اسے محسوس کرتیں اور چاہتیں کہ اصلاح ہو مگر بے حیائی دن بدن بڑھتی گئی اور اصلاح کی کوئی صورت پیدا ہونے میں نہ آئی۔

(۲) طرفہ تریہ کہ دنیا کے بڑے سے بڑے محسن اور ہمدرد ترین ہستی (حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھی جنکے احسانات کے نیچے دبی ہوئی دنیا کو تیرہ سو سال تک مجال نہ ہو سکی تھی کہ اس کے ادنے ترین خادم کی طرف بھی کوئی نظر اٹھا کر دیکھے۔ ناپاک حملوں کا نشان بنا دیا گیا۔

(۳) پھر جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر انہیں زجر کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح شان کو پیش کر کے انہیں صلح سے رہنے کا پیغام دیا تو ان کی تعلیمات کو ابھی نشوونما کا پورا موقعہ ہی نہیں ہوا تھا کہ (۴) ان کی اپنی شان خطرے میں پڑ گئی اور ایسی غبار کے نیچے آگئی کہ دشمن تو درکنار دوستی کا دم بھرنے والوں نے بھی افراط تفریط میں پڑ کر فساد کی خلیج کو چوڑا کر دیا۔

(۵) پھر خلافت کے صحیح مفہوم پر پردہ ڈالکر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلفا اور اہل بیت پر اس طرح حملے کئے گئے جس طرح کبھی ایام پیشین میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت اور خلفا پر ہوئے تھے (۶) پھر اسی پر بس نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کو جو محض قرآنی تعلیمات ہی کی تفسیر تھیں۔ مٹا دینے کی کوشش کی گئی۔ اور اس میں دوستی کا دم بھرنے والوں نے بھی مخالفین کا ہاتھ بٹایا۔ (۷) پھر بے نفس اور خدا دوست لوگوں کی جماعت (یعنی جماعت احمدیہ) پر ایسے ایسے بہتان لگائے گئے اور انہیں ایسی ایسی اذیتیں دی گئیں کہ ان کی روحیں جناب الٰہی میں سربسجود ہو کر پکار اٹھیں کہ متی نصر اللہ۔

ایسے اڑے وقت میں مصلح موعود کی ضرورت اگر نہیں تھی تو پھر کب ہوتی۔ مگر الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت آگئی اور اس نے ہر فساد کی جڑ کو ایک ایسے شخص کے ہاتھوں سے کٹوا دیا جو حقیقی معنوں میں آکے مصلح موعود ثابت ہوا اور جس کا اسم گرامی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشفاً مسجد کی دیوار پر "محمود" لکھا ہوا پایا تھا۔ تعبیراً اس میں ایک پیشگوئی تھی کہ حضرت محمود اپنے باپ کی طرح ایسے لوگوں پر مسلط ہو جائینگے جو دین دار کہلا کر دین کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ مسجد سے مراد تعبیراً دین ہوتا ہے۔ یا جماعت۔ اور دیوار ایک بے حس آڑ کا نام ہے۔ جو کسی راہ میں روک ہو رہی ہو۔ یا چوروں اور غداروں کو چھپا رہی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر آج سے چالیس سال پیشتر فرمایا تھا کہ ؎

آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

پس وہ انقلاب ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور دنیا اصلاحات کے لئے پکار رہی ہے۔ اور مصلح موعود ان کے درپے ہے۔ اور خدائی ہاتھ اس کی پشت پر ہے۔ اللھم ایدہ بنصرک العظیم وفضلک۔ اصلاحات کی فہرست کے لئے الفضل مورخہ ۱۲/۴۴-۱۸-اور ۲/۴۵-۲۰ ملاحظہ ہو۔ خاکسار غلام حسین بی۔ اے۔ ایس پنشنر دارالفضل قادیان

صحابہ کرامؓ کے فضائل

ان الصحابۃؓ کلھم کذکاء ٭ قد نوروا وجہ الوریٰ بضیاء

(۱)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم و عدل اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کی خلعت عطا فرما کر مبعوث فرمایا۔ تا وہ جو غلطی خوردہ ہیں۔ اپنی غلطی سے آگاہ ہوں۔ اور تا اسلام کی شوکت و عظمت تمام ادیان پر غالب آئے۔

ہمارے شیعہ دوست بھی انہی غلطی خوردہ لوگوں میں سے ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرامؓ سے حسن ظن نہیں رکھتے۔ اور ان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ کا لگایا ہوا اسلام کا پودا آپؐ کی زندگی میں ہی مرجھا چکا تھا۔ یعنی آپؐ پر جان و مال اعزاء اقرباء سے قربان ہونے والی جماعت قاطبۃً آپؐ کے معاً بعد مرتد ہو گئی تھی۔ العیاذ باللہ۔

میں نہایت خلوص سے شیعہ دوستوں کے سامنے ایک متفق علیہ معیار پیش کرتا ہوں۔ جو یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔ انی تارک فیکم الثقلین فمن تمسک بھما ھدیٰ ومن ترکھما ضل۔ کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ کتاب اللہ عترۃ اہلبیتی۔ جو شخص ان کو مضبوطی سے پکڑے رہے گا۔ ہدایت یافتہ ہوگا۔ اور جو ان کو چھوڑ دیگا۔ وہ گمراہ ہو جائیگا۔ اسی کے مطابق ان فدایان اسلام صحابہ کرامؓ کے ایمان و اخلاص کو پرکھنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ والذین اٰووا ونصروا اولٰئک ھم المؤمنون حقًا لھم مغفرۃ ورزق کریم۔ یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے۔ ہجرت کی اور خدا کی راہ میں جہاد کیا۔ اور وہ کہ جنہوں نے مہاجرین کو پناہ دی۔ اور ان کی مدد کر کے انصار کہلائے۔ یہی لوگ پکے مومن ہیں۔ ان کے لئے خدا کی مغفرت ہے۔ اور عمدہ رزق۔

شیعوں کی معتبر تفسیر "مجمع البیان" میں اس آیت کے متعلق لکھا ہے۔ ثم عاد سبحانہ الیٰ ذکر المہاجرین والانصار ومدحھم والثناء علیھم فقال والذین اٰمنوا وھاجروا من دیارھم واوطانھم یعنی من مکۃ الی المدینۃ وجاھدوا مع ذالک فی اعلاء دین اللہ والذین اٰووا ونصروا ای ضموھم الیھم ونصروا النبی اولٰئک ھم المومنون حقًا ای اولٰئک الذین حققوا ایمانھم بالھجرۃ والنصرۃ۔ اللہ تعالیٰ نے پھر مہاجرین کی مدح وثنا شروع کی۔ اور فرمایا والذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ۔ یعنی جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی تصدیق کی۔ اور اپنے گھر اور وطن مکہ کو چھوڑ کر مدینہ آ گئے اور پھر اس غریب الوطنی میں ہی اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کیا۔ والذین اٰووا ونصروا۔ اور جن لوگوں نے مہاجرین کو اپنے پاس جگہ دی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نصرت و یاوری کی۔ اولٰئک ھم المومنون حقًا۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہجرت اور نصرت کے ساتھ اپنے ایمان کو پکا ثابت کر دکھایا۔ اس سے ظاہر ہے۔

(۱) کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی اس آیت میں مہاجرین و انصار کی مدح فرمائی ہے۔ اور حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ بالاتفاق مہاجرین میں سے تھے لہٰذا وہ بھی ممدوح اور ھم المومنون حقًا کے مصداق ٹھہرے (۲) خدا تعالیٰ اس کے متعلق فرماتا ہے۔ "لھم مغفرۃ" خدا تمام کمزوریوں کو معاف کر دیگا۔ اور اپنی رحمت اور شفقت کا سایہ ان پر کریگا۔ بفرض محال اگر ان سے کوئی غلطی سرزد بھی ہوئی۔ تو خدا تعالیٰ نے ان سے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔

دراصل اس آیت کا مصداق سوائے صحابہ کے اور کون ہو سکتا ہے۔ انہوں نے ہجرت کی۔ خدا کی راہ میں جہاد کیا۔ اور انہیں علاوہ دینی انعامات کے بیش بہا دنیوی انعامات دئے گئے۔ پس ان کے مومن ہونے میں کون شک کر سکتا ہے۔

پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحًا قریبًا ومغانم کثیرۃ یاخذونھا وکان اللہ عزیزًا حکیمًا۔ یعنی ضرور اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہوا۔ جبکہ وہ اے محمد رسول اللہؐ تیری درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔ اور خدا تعالیٰ ان کے اخلاص و جذبات قلبی سے بخوبی آگاہ تھا۔ پس ان پر اللہ تعالیٰ نے سکینت نازل کی۔ اور اس لئے کہ انہیں قریب ہی آنے والی فتح کا وعدہ دیا۔ اور بہت ساری غنیمتوں کا بھی جن کو وہ حاصل کرینگے۔ (ایسا ہو کر رہیگا) کیونکہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔

یہ آیت بیعت رضوان کے متعلق ہے۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار کے پاس اپنا ایلچی بنا کر بھیجا۔ اور ان کے متعلق یہ مشہور ہو گیا۔ کہ کفار نے انہیں قتل کر دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سخت صدمہ پہنچا۔ لوگوں سے قصاص عثمانؓ کے لئے بیعت لی۔ اور جہاد کا حکم فرمایا۔ اس واقعہ کے متعلق شیعوں کی معتبر کتاب حیٰوۃ القلوب باب ۳۸ دربیان غزوہ حدیبیہ جلد ۲ صفحہ ۲۰ میں ملا باقر مجلسی تحریر فرماتے ہیں۔

"چوں مشرکان عثمانؓ را حبس کردند و خبر بہ حضرت رسید کہ اورا کشتند حضرت فرمود کہ ازیں جا حرکت نمے کنم تا با ایشاں قتال کنم و مردم را بسوئے بیعت دعوت نمایم و برخاست و پشت مبارک بدرخت داد و تکیہ کرد۔ وصحابہ بہ آنحضرت صلعم بیعت کردند کہ با مشرکاں جہاد کنند و نگریزند حضرت یکدست خود را بردست دیگر زد و برائے عثمان بیعت گرفت ..... پس مسلماناں گفت خوشا حال عثمانؓ کہ طواف کعبہ کرد وسعی میاں صفا و مروہ کرد و محل شد حضرت فرمود نخواہد کرد چوں عثمان آمد حضرت پرسید کہ طواف کردی گفت چوں تو طواف نہ کردہ بودی من نکردم"۔

یعنی جب مشرکوں نے حضرت عثمانؓ کو قید کر لیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ان کے قتل کی خبر پہنچی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں اس جگہ سے نہ ہلوں گا جب تک کہ ان سے جہاد نہ کر لوں۔ آپؐ اٹھے اور درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں کو دعوت بیعت دی۔ چنانچہ تمام صحابہؓ نے اسی امر پر کہ ہم مشرکوں سے جہاد کرنے سے گریز نہیں کرینگے۔ بیعت کی ..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھ کر حضرت عثمانؓ کی بیعت بھی لی۔ ..... مسلمانوں نے کہا۔ کہ عثمانؓ کیا ہی خوش قسمت ہے۔ کہ طواف کعبہ وسعی بین الصفا والمروہ بھی کر لی ہوگی۔ اور محل بھی ہو گئے ہونگے۔ آپؐ نے فرمایا۔ انہوں نے ایسا نہیں کیا ہوگا۔ جب حضرت عثمان تشریف لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کہ کیا تم نے طواف کیا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جب آپ نے طواف نہیں کیا۔ میں کس طرح کر سکتا تھا۔

اس سے ظاہر ہے (۱) اول تو بیعت کا امر محرک ہی اصحاب ثلٰثہ خصوصاً حضرت عثمانؓ کے ایمان کو ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو اپنا ایلچی بنا کر بھیجا اور جب ان کی خبر شہادت سنی۔ تو فوراً بیعت کا اعلان فرمایا۔ پھر حضرت عثمانؓ کی بیعت خود لی۔ اور اپنا ہاتھ عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیا۔ اور حضرت عثمانؓ کے ایمان و اخلاص پر اس قدر وثوق تھا کہ ان کے منفردانہ طواف کرنے سے انکار فرمایا۔

حضرت عثمانؓ کی غیرت ایمانی بھی اس قدر ترقی کر چکی تھی۔ کہ باوجودیکہ طواف کر سکتے تھے۔ لیکن محض اس وجہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہیں کیا۔ میں کیوں کروں۔ طواف چھوڑ دیا۔

(۲) ان تحت الشجرۃ بیعت کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد رضی اللہ عن المومنین لیکن شیعہ ان پر غضب اللہ علیھم کا اتہام لگاتے ہیں۔ نعوذ باللہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فعلم ما فی قلوبھم اللہ تعالیٰ ان کے صدق و اخلاص سے بخوبی واقف تھا۔ تبھی تو سند خوشنودی لقد رضی اللہ عن المومنین عطا فرمائی۔ لیکن یہ لوگ ان پاک قلوب کو کفر و نفاق کی آماجگاہ قرار دیتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فانزل السکینۃ علیھم۔ ان کو اطمینان قلب اور راحت ایمانی عطا فرمائی۔ لیکن یہ لوگ ان کی طرف ارتداد منسوب کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے مومن مخلص ہونے کی ایک واضح علامت یہ بیان فرمائی۔ کہ واثابھم فتحًا قریبًا۔ ومغانم کثیرۃ یاخذونھا چونکہ ان لوگوں نے نہایت ہی اخلاص صدق اور جوش کے ساتھ اپنے رسولؐ کی نصرت کی۔ اور کڑے وقت میں استقامت دکھائی۔ لہٰذا میں عنقریب ہی انہیں اس کے بدلہ میں عظیم الشان فتح دونگا۔ اور یہ لوگ بہت سے مال غنیمت حاصل کرینگے۔ چنانچہ اسی وعدہ الٰہی کے مطابق علاوہ فتح مکہ کے صحابہ کرامؓ نے بہت سی فتوحات حاصل کیں۔ اور بے شمار مال غنیمت ہاتھ آیا۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے زمانہ میں تو اسلام عرب سے باہر دور دور تک پھیل گیا۔ لیکن حضرت علیؓ کے زمانہ میں ایک بھی ملک فتح نہیں ہوا۔ بلکہ مسلمان خود ہی ایک دوسرے سے دست بگریباں رہے۔

(خاکسار خورشید احمد شاد مولوی فاضل

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۲۲۶ منکہ غیاث محمد ولد ہری سنگھ قوم راجپوت کچھوائے پیشہ مزدوری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن قادیان دارالسعتہ - بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد ۱۸ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا - اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد :- غیاث محمد مکان دارالسعتہ - گواہ شد :- علی محمد انسپکٹر وصایا - گواہ شد کاتب امۃ السلام باجی موصیہ

نمبر ۸۲۲۱ منکہ عبدالغفور ولد شیخ رحیم بخش قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجرات ڈاکخانہ گجرات ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ مارچ ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت ماہوار آمد قریباً ۵۰ روپے ماہوار ہے اور جائیداد ایک مکان قیمتی دس ہزار کے ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں - اور میرے مرنے کے بعد یہ وصیت بھی حاوی ہوگی میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہمیشہ ادا کرتا رہونگا - العبد عبدالغفور بقلم خود سکنہ گجرات گواہ شد محمد یوسف بقلم خود گورنمنٹ پنشنر گجرات - گواہ شد شیخ عبدالغنی آنریری انسپکٹر وصایا بقلم خود

نمبر ۸۲۲۰ منکہ عطیہ بیگم زوجہ قاضی عبدالوحید صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ دس فروری ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے - (۱) ایک مکان پختہ کا نصف حصہ جس میں ہم چھ بہنیں شریک ہیں دارالفتوح میں واقع ہے (۲) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۳۰۰/- روپیہ (۳) زیور طلائی کا وزن تخمیناً سوا تین تولہ ہے - اور موجودہ قیمت اندازاً ۲۶۷/- روپے - نقد روپیہ جو میرے پاس ہے مبلغ ۱/- علم میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - نیز میری یہ وصیت میرے متروکہ پر بھی ثابت ہوگی - مزید جائیداد ہونے پر اطلاع دیتی رہوں گی - الامۃ عطیہ بیگم بنت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی - گواہ شد :- قاضی عبدالوحید خاوند موصیہ - گواہ شد :- محمد اکمل قریشی دارالفتوح قادیان -

نمبر ۸۲۱۹ منکہ عبدالحق ولد خدابخش صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر پچیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵/۳/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری تنخواہ ۱۷ روپے ۸ آنے معہ الاؤنس ماہوار ہے اسکا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا - اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - عبدالحق موصی خادم لنگر خانہ حضرت مسیح الموعود علیہ السلام - گواہ شد :- مہر اللہ محرر لنگر خانہ - گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا -

نمبر ۸۲۱۸ منکہ عالم بی بی زوجہ چوہدری محمد علی صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹھیالی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ جنوری ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - مہر مبلغ ۱۲۰/- روپے خاوند سے وصول کرچکی ہوں - نقد ۳۰/- روپے خاوند کے ذمہ ہے میری سوائے اس ۱۵۰/- روپے کے کوئی جائیداد نہیں اگر اس کے علاوہ کوئی کسی قسم کی جائیداد پیدا کرونگی تو اس کی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اس وقت میں اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں - میری وفات پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نشان انگوٹھا عالم بی بی موصیہ - گواہ شد :- صوبیدار غلام محمد ساکن ٹھیالی - گواہ شد :- محمد شفیع ولد دین محمد احمدی ٹھیالی

نمبر ۸۲۱۶ منکہ صالحہ بیگم زوجہ مولوی محمد منیر صاحب قوم انصاری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵/۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے - میری جائیداد پانچ سو روپیہ مہر ہے - ایک سو روپے کا زیور تھا وہ میں نے اپنی ضروریات پر خرچ کرلیا ہے - زیور اور مہر کل چھ سو روپے کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز جس قدر میری جائیداد میری وفات کے وقت ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - الامۃ :- صالحہ بیگم موصیہ زوجہ مولوی محمد منیر صاحب دارالبرکات گواہ شد :- محبوبہ بیگم سارہ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا - گواہ شد ہاشر عبدالرحمٰن آتالیق -

نمبر ۸۲۱۲ منکہ سید شفیق الحسن ولد سید حسن صاحب قوم سید طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل قادیان پ۔ او خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵/۲/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے - زمین دو کنال اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جس کی قیمت ۱۰۰۰/- روپے ہے - اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا - اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں - بلکہ والدین کی آمد پر ہے - جبکہ جیب خرچ اس وقت مبلغ ۱۰ روپے ماہوار ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا - نیز بوقت وفات میری جو جائیداد ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - العبد سید شفیق الحسن دارالفضل قادیان گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا -

۸۲۰۸ سرداراں بیگم والدہ غلام یٰسین کاہنووالی قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر قریباً ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ سال ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵/۱/۳ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے - صرف ۸ روپے ماہوار پنشن ہے - جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - العبد نشان انگوٹھا سرداراں بیگم گواہ شد غلام باری سیف واقف زندگی - گواہ شد :- غلام یٰسین انسپکٹر بیت المال

۸۲۰۷ منکہ سردار بیگم زوجہ چوہدری محمد افضل بیگ صاحب قوم شیخ عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان پ۔ او خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵/۱/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد جو اس وقت قادیان میں ہے ایک مکان رہائشی محلہ دارالرحمت قادیان میں ہے جس کی قیمت میرے اندازے میں ۲۵۰۰/- روپیہ ہے - اور زیور طلائی تقریباً ۴ تولہ ہے جس کی قیمت ۲۵۰/- روپے (دوصد پچاس روپے) ہوتی ہے - میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور کسی قسم کی ماہوار آمدنی نہیں ہے - اور میرا حق مہر وصول ہوچکا ہے - میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد سردار بیگم - گواہ شد مرزا افضل بیگ خاوند موصیہ گواہ شد میر عبدالعلی سپرنٹنڈنٹ چونگی ٹاؤن کمیٹی قادیان

نمبر ۸۲۰۶ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ چوہدری ناصر الدین محمود واقف زندگی قوم شیخ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵/۲/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے - سنگار پٹی طلائی وزنی دو تولے - بندے طلائی وزنی ۹ ماشے - انگوٹھی طلائی دو عدد ساڑھے پانچ ماشے - لاکٹ طلائی تین ماشے قیمتی ۱۳۵/- روپے - سوئی طلائی قیمتی ۵/- روپے - اس سارے زیور کی قیمت سوا چار صد روپیہ ہے - اس کے علاوہ ۵۰۰/- روپے حق مہر بذمہ خاوند ہے - میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - نیز اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو - تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد سعیدہ بیگم بقلم خود - گواہ شد ناصر الدین محمود واقف زندگی - گواہ شد :- سلطان احمد طاہر کارکن ایم - این سنڈیکیٹ

نمبر ۸۰۸۸ مسکہ سردار بیگم زوجہ چودھری خوشی محمد صاحب قوم جٹ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن موضع گھنوکے ججہ ڈاکخانہ خاص تحصیل صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے سوا میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے اور جو جائیداد میں پیدا کروں یا مرنے کے بعد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد۔ سردار بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چودھری خوشی محمد خاوند موصیہ گواہ شد:۔ چودھری بشیر احمد پسر موصیہ۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۲۰۵ مسکہ زینب بیگم بیوہ بابو اکبر علی خاں صاحب مرحوم افریقی قوم گنائی عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن قادیان کوٹھی دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ کڑے طلائی ۱۲ تولہ۔ جھمکے کانٹے ۸ تولہ۔ ڈنڈی ایک تولہ۔ مندری وغیرہ ایک تولہ۔ کل وزن ۲۲ تولہ۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
الامۃ زینب بیگم موصیہ
گواہ شد:۔ میر ظفر اللہ افریقی دارالرحمت
گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا۔

خط وکتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے (منیجر)

درخواست دعاء

میرے عزیز بھائی حمید اللہ خان کو ایک ہفتہ بخار نارمل رہ کر اب پھر تین دن سے شام کو حرارت ہونے لگی ہے ۹۹ اور ۱۰۰ تک حرارت ہو جاتی ہے بہت فکر ہے۔ نیز سیلین ابھی جاری ہے آج ۱۶ دن ہو گئے ہیں۔ اور ابھی نیز سیلین پانچ دن اور استعمال ہوگی۔
پس صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دوست دعا کو جاری رکھیں کہ خدا تعالیٰ عزیز کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور عزیز کو لمبی عمر عطا فرمائے۔
خاکسار:۔ بیگم چودھری سر ظفر اللہ خاں ۸ یارک روڈ نئی دہلی

تارک افیون
مدک و چانڈو افیون کی تباہ کاریاں۔ ظاہر ہیں لوگ اسکو کبھی استعمال کر کے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں مٹا رہے ہیں اور اپنی زندگی کی امنگوں کو یاس و حسرت سے بدلتے ہیں۔ غرضیکہ افیون کا استعمال ہر صورت میں بُرا ہے اور افیون کو کھا کر اپنے روپیہ کو برباد کرتے ہیں۔ ہماری دوا کے استعمال سے افیم مدک و چانڈو ہمیشہ کے لئے چھوٹ جائے گی۔ یہ نہایت مجرب دوا ہے اس دوا سے نہ آنسو بہتے ہیں نہ ناک بہتی ہے۔ نہ جماہی آتی ہے نہ پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے۔ نہ ہاتھ پیروں میں درد ہوتا ہے۔ پانچ روز میں چھوٹ جاتی ہے قیمت پانچ روپے۔ پتہ
مولوی حکیم تائب علی پنجرہ بان محمود نگر ۵ لکھنؤ

ضرورت رشتہ
دو لکھی پڑھی لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۴ اور ۱۶ برس ہے اور امور خانہ داری سے پوری طرح واقف ہیں دو اچھے رشتوں کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی اعلیٰ تعلیم یافتہ برسر روزگار ہوں۔ اور پٹھان یوسف زئی خاندان سے تعلق رکھتے ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں
ڈاکٹر نثار احمد
6۔ ڈرن آئی ڈیر۔ انڈر منہ ہوٹل۔ نئی دہلی

سونے کی گولیاں
شباب کی جملہ امراض کے لئے نہایت مفید اور مردانہ قوی کو طاقتور بناتی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی پانچ
خان عبد العزیز خان حکیم حاذق
مالک و منیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

اردو انگریزی تبلیغی لٹریچر

کتاب	زبان	قیمت
پیارے امام کی پیاری باتیں	اردو	۱-۰-۰
ملفوظات امام زمان	اردو	۰-۴-۰
ہر انسان کو ایک پیغام	اردو — تلیگو — گجراتی	۰-۴-۰
دنیا کا آئندہ مذہب	انگریزی	۰-۴-۰
نماز مترجم با تصویر	انگریزی — اردو	۰-۴-۰
تمام جہان کو آسمانی پیغام	انگریزی	۰-۴-۰
سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ کارنامے و خصوصیات جنکی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں۔ انگریزی		۰-۴-۰
پیغام صلح وغیرہ	انگریزی	۰-۴-۰
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں	اردو — گجراتی — تیلگو	۰-۲-۰
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ	اردو — انگریزی	۰-۲-۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات	اردو۔ انگریزی	۰-۲-۰
اسلام کا ایک عظیم الشان نشان	اردو — انگریزی	۰-۱-۰

معہ محصولڈاک
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان
اعلان بحالی حصص

بورڈ آف ڈائرکٹرز نے ان اختیارات کی رو سے جو اسے آرٹیکل آف ایسوسی ایشن کی دفعہ ۱۴ کے ماتحت حاصل ہیں۔ ان تمام حصص کو (سوائے ان حصص کے جو ضبط ہونے کے بعد دوبارہ فروخت ہو چکے ہیں) جو دفتاً فوقتاً بحق کمپنی ضبط ہو چکے تھے ہر فی حصہ تاوان ڈال کر بحال کر دیا ہے۔ اس لئے ایسے حصہ دار جن کے حصص اس وقت تک ضبط ہو کر دوبارہ فروخت نہیں ہو چکے یکم جون ۱۹۴۵ء تک اپنے حصص کا بقایا زر معہ تاوان کمپنی کے دفتر میں ادا کر کے اپنے حصص کو بحال کرا لیں۔ تاریخ مذکورہ گزرنے کے بعد ایسے حصص جو بحال نہ کرائے جائیں گے۔ بدستور سابق کمپنی کے حق میں ضبط رہیں گے۔
المعلن مینیجنگ ڈائرکٹر

خط بنام ہر خاص و عام

گھر بیٹھے کمائیں — گھر بیٹھے کمائیں

مکرمی! السلام علیکم آپ یقین کریں کہ ہمارے پاس ایسے **مجرب نسخے** موجود ہیں۔ جو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ مایوس ترین مریضوں پر بھی انتہائی مفید ثابت ہو چکے ہیں۔ نسخے انگریزی یونانی اور ویدک ادویات پر مشتمل ہیں ہم نے افادۂ عام کے لئے ان کو ظاہر کرنا پسند کیا۔ اگر یقین نہ ہو۔ تو پوری تسلی کے لئے ہمارے دواخانہ سے تیار شدہ مرکبات منگوا کر کسی مریض پر استعمال کروا دیکھیں۔ تجربہ کے بعد مقررہ قیمت پر نسخہ حاصل کریں۔ پھر اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ شہرت دیکر روپیہ کمائیں (نوٹ) ہر دوائی گورنمنٹ کے سند یافتہ ماہر کے ذریعہ تیار ہوتی ہے۔ دوائی کی قیمت علاوہ محصولڈاک ہوگی۔ جواب کیلئے ٹکٹ ارسال کریں

مقوی دماغ — دماغی کام کرنے والوں کے لئے نادر تحفہ ہے۔ مراق۔ جنون اور ذہنی کمزوریوں کے لئے اکسیر ہے۔ فی شیشی ۱/۴ پونڈ -/5

فولادی گولیاں — ہر قسم کی اعصابی کمزوری کو دور کرتی ہیں اور بڑھاپے میں جوانی کا رنگ بھر دیتی ہیں فی شیشی ۴۱ گولیاں -/3

اکسیری گولیاں — طاقت کے ضائع ہونے کو یکسر روک دیتی ہیں۔ طبیعت میں بے حد ضبط اور طاقت پیدا کرتی ہیں مکمل کورس -/-/5

اکسیر بصر — یہ سرمہ پیدائشی اندھاپن کے سوائے ہر مرض چشم کے لئے مفید ہے۔ بڑھاپے میں نظر کو قائم کر دیتا ہے۔ فی تولہ -/8/2

اکسیر دنداں — منہ کی بدبو۔ خون کا آنا۔ پیپ نکلنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ ان چند دنوں کے استعمال سے یکسر دور ہو جاتا ہے ڈبیہ فی ایک -/4/1

نسوانی گولیاں — عورتوں کی مخصوص تکالیف کمی۔ زیادتی۔ درد کمر کمزوری۔ بے قاعدگی کے لئے اکسیر ہیں۔ قیمت مکمل کورس -/8/3

ہر مرض کے علاج — کیلئے ہمیں لکھیں

ملنے کا پتہ
حمیدیہ فارمیسی قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۵ اپریل۔ مغربی مورچہ کے شمالی سرے پر مارشل منٹگمری کے بعض دستوں نے دریائے ویزرے کو پار کر لیا ہے۔ ہینوور کے میدانوں تک پہنچنے میں یہی سب سے بڑی روکاوٹ تھی۔ تیسری امریکن فوج گوتھا سے آگے بڑھ گئی ہے۔ اور ایک جگہ برلین سے ۱۳۳ میل دور ہے۔ ہالینڈ سے پیچھے ہٹنے والے جرمنوں کا رستہ کاٹنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہالینڈ سے بچ کر نکل جانے کے لئے جرمنوں کے پاس اب صرف ایک ہی سڑک اور ایک ہی ریلوے لائن ہے۔

ادسنا برگ میں جرمنوں کا قریب قریب صفایا کر دیا گیا ہے۔ جنوب کی طرف فرانسیسی دستوں نے کاسراہے کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

روسی فوج ویانا سے صرف پانچ میل جنوب میں ایک دریائی جوہڑ پر لڑ رہی ہے۔ جرمن یہاں سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور بہت سی کمک یہاں لا رہے ہیں۔

واشنگٹن ۵ اپریل۔ جزیرہ اوکے ناوا میں امریکن تمام حصوں میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ یہاں ان کا سب سے بڑا مورچہ ۱۵ میل لمبا ہے۔ اور وہ اس جزیرہ کے دارالسلطنت ناہا سے صرف چار میل دور ہیں۔ اب تک اوکے ناوا کے ½ حصہ پر قبضہ ہو چکا ہے۔ امریکن جنگی جہازوں سے اڑ کر بمباروں نے شمال میں پھر حملہ کیا۔ اور ۵۶ جاپانی ہوائی جہاز برباد کر دیئے یا ان کو نقصان پہنچایا۔ کئی بحری جہاز بھی ڈبو دئے گئے۔ لوزان کے جنوبی سرے کے پاس مسابتے کے جزیرہ پر بھی امریکن فوج اتر گئی ہے۔ جاپانیوں نے خبر دی ہے۔ کہ ایک نیا برطانی بیڑا بحیرہ احمر سے ہندوستان کے سمندروں میں آ رہا ہے۔ جو برما اور ملایا پر حملہ کریگا۔

دہلی ۵ اپریل۔ سنٹرل اسمبلی میں قائم مقام ہوم سیکرٹری نے کہا۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی صحت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ مسٹر آصف علی کو گورداسپور جیل میں اس لئے بھیجا جا رہا ہے کہ دہلی میں ایسی کوئی جیل نہیں جس میں انہیں رکھا جا سکے۔ فنانس ممبر نے کہا۔ کہ سرکاری ملازموں کے جنگی الاؤنس میں اضافہ کا سوال حکومت ہند کے زیر غور ہے۔

لنڈن ۵ اپریل۔ اتحادی بمباروں نے بہت بڑی تعداد میں گذشتہ شب ہمبرگ۔ میگڈابرگ اور برلن پر حملہ کیا۔

روم ۵ اپریل۔ پوپ کے سرکاری آرگن نے جرمنوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ اب وہ جنگ ہار چکے ہیں۔ فضول خون خرابہ نہ کریں۔ اور ہتھیار ڈال دیں۔ اس اخبار نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ جنگ کا خاتمہ صرف چند گھنٹوں کی بات ہے۔ ابھی دنیا کو مزید خونریزی اور تباہی کا سامنا کرنا پڑیگا۔

سٹاک ہالم ۵ اپریل۔ یہاں یہ افواہ بڑے زور سے پھیل رہی ہے۔ کہ جرمن دفتر خارجہ کا ایک اعلیٰ افسر یہاں پہنچا ہے۔ اور برطانیہ کی طرف سے شرائط صلح معلوم کرنے کے لئے برطانی سفارت کے ذمہ وار افسروں سے ملاقات کر چکا ہے۔ برطانی سفارت خانہ نے اس خبر پر رائے زنی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۵ اپریل۔ امریکن وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ قطع نظر اس سے کہ روس نے نئی لیگ اقوام میں تین ووٹوں کا مطالبہ کیا ہے۔ امریکہ نے اپنے لئے تین ووٹ حاصل کرنے کی تجویز واپس لے لی ہے۔ سفید روس اور یوکرین کے لئے علیحدہ ووٹ حاصل کرنے کے متعلق روس کے مطالبہ پر سان فرانسسکو کانفرنس میں غور ہوگا۔

واشنگٹن ۵ اپریل۔ آج امریکن سینٹ نے ۴۶ اور ۲۹ ووٹوں کی نسبت سے امریکہ میں عام لام بندی کے بل کو مسترد کر دیا۔ اس بل کا مقصد یہ تھا۔ کہ روس اور برطانیہ کی طرح امریکہ میں بھی جنگی لام بندی کی جائے۔

واشنگٹن ۵ اپریل۔ امریکہ کے طول و عرض میں کوئلہ نکالنے والے اسی ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ اور اس ہڑتال کا اثر دوسری صنعتوں پر بھی پڑنے لگا ہے۔

لاہور ۵ اپریل۔ میجر ایم حسن ٹریڈ کمشنر برائے ایران نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ایران میں بہت گرانی ہے۔ وہاں ایک وقت ایسا بھی آ چکا ہے۔ جبکہ ایک بوری کھانڈ کی قیمت بارہ سو روپیہ اور موٹر کے ایک ٹائر کی قیمت پانچ ہزار روپیہ تھی۔ چائے کا ایک پیالہ بیس روپے میں ملتا تھا۔

ماسکو ۵ اپریل۔ مارشل سٹالن کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ روسی فوجیں ہنگری سے شمالی یوگوسلاویہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور لوری لور کو جو سرحد پر رسل و رسائل کا اہم مرکز ہے۔ خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

پیرس ۵ اپریل۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ مغربی محاذ پر جنرل پیٹن کی فوج جرمنی کے وسط میں زبردست شگاف کرتی ہوئی ایک ہفتہ کے اندر اندر لیپزگ کے رقبہ میں روسی فوجوں کے ساتھ جا ملے گی۔

لنڈن ۵ اپریل۔ انگلستان کی ۹۹ سرکردہ عورتوں نے ایک محضر نامہ مسٹر چرچل اور وزیر ہند کو ارسال کیا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان کے سیاسی قیدی رہا کئے جائیں۔ اور ڈیڈ لاک دور کیا جائے۔

لنڈن ۵ اپریل۔ کہا جاتا ہے۔ کہ روس نے واضح الفاظ میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ سان فرانسسکو کانفرنس میں لبلن کمیٹی کو دعوت شرکت دی جائے۔ اگر یہ دعوت نہ دی گئی۔ تو روس بھی اس میں شریک ہونے سے انکار کر دیگا۔

روم ۵ اپریل۔ اٹلی میں آٹھویں فوج کے دستے اڈریاٹک کے ساحل پر خلیج کماچیو سے چار میل آگے بڑھ گئے ہیں۔

کراچی ۵ اپریل۔ سندھ گورنمنٹ نے کانگرسی لیڈر مسٹر جیرام داس دولت رام کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ آپ اگست ۱۹۴۲ء میں نظر بند کئے گئے تھے۔

ٹوکیو ۵ اپریل۔ جاپان ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنگ کی نازک صورت حالات کے پیش نظر جاپانی کیبنٹ مستعفی ہو گئی ہے۔ استعفیٰ کے بعد جنرل کیوسو نے شاہی محل میں شاہ جاپان سے ملاقات کی۔

کلکتہ ۵ اپریل۔ اراکان میں اتحادی دستے ٹانگوپ سے شمال کی طرف دو میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ یہاں سے تین میل شمال مغرب میں ایک چھوٹی پہاڑی پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ مائیکٹلا کے علاقہ میں دو دیہات سے دشمن کو نکال دیا گیا ہے۔ مشرقی ہوائی کمانڈ کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ تھازی پیانگ سٹانگ ریلوے کے چار پل اتحادی ہوائی جہازوں نے برباد کر دئے۔ بنکاک سے سو میل مشرق میں سڑک اور ریلوے کے ایک پل کو بھی برباد کر دیا۔ ٹانگوپ میں ریلوے کی بغلی پٹڑیوں کی بھی خبر لی۔ ٹانگوپ اور پروم کے درمیان جاپانی چوکیوں پر بھی حملے کئے۔ چوکپے کے علاقہ میں بھی دشمن پر بمباری کی گئی۔

لنڈن ۵ اپریل۔ مغربی محاذ پر برطانی اور امریکن فوجیں ویزرے کے پاس جا پہنچی ہیں۔ اور اب ہینوور صرف چالیس میل پر ہے۔ جرمنی کی بڑی دریائی بندرگاہ بریمن سے بھی وہ صرف ۶۰ میل پر ہیں۔ گوتھا کے بعد سول کے شہر پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ جہاں بہت سے کارخانے ہیں۔ ماسکو کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ ویانا کی جنوب مشرقی بستیوں میں زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔

دہلی ۵ اپریل۔ آج سنٹرل اسمبلی میں قاضی محمد احمد کاظمی کے اس بل پر بحث ہوئی۔ کہ تعزیرات ہند میں ایک دفعہ کا اضافہ کیا جائے۔ جس کے رو سے ان تقریروں کی اشاعت کی عام اجازت ہو۔ جو اسمبلیوں میں کی جائیں۔ مجوز نے کہا۔ کہ یہ بل سیلکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ کانگرس پارٹی کی ترمیم تھی۔ کہ رائے عامہ کے لئے مشتہر کر دیا جائے۔ یہ ترمیم منظور ہو گئی۔ قاضی صاحب کا ایک اور بل پانچ کے مقابلہ میں ۱۳ ووٹوں کی کثرت سے مسترد ہو گیا۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کے نکاح پڑھانے اور شادیوں کو رجسٹر کرنے کے لئے قاضی مقرر کئے جائیں۔

لنڈن ۵ اپریل۔ رائیٹر کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ جنرل پیٹن کی فوجیں اس وقت ایک ایسے علاقے میں پہنچ چکی ہیں۔ جہاں بے شمار جرمن فوج موجود ہے اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہاں موجودہ لڑائی کی فیصلہ کن جنگ ہوگی۔

مہارپور (بنگال) ایک مسلمان عورت نے اس لئے خود کشی کر لی۔ کہ اس کا خاوند اس کے لئے کپڑا مہیا نہ کر سکا۔ مرکزی اسمبلی میں اس امر کا انکشاف کیا گیا تھا۔ کہ بنگال میں بہت سی عورتوں نے تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا نہ ملنے پر خود کشی کر لی۔ بنگال میں کپڑے کی سخت قلت بیان کی جاتی ہے۔

کراچی ۵ اپریل۔ سندھ میں کولیشن وزارت قائم کرنے کے لئے کراچی ہندو سبھا کے صدر نے گاندھی جی سے استصواب کیا تھا۔ آپ نے جواب میں لکھا ہے۔ کہ میں اس معاملہ میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ کانگرسیوں کو خود فیصلہ کرنا چاہیئے۔

سٹاک ہالم ۵ اپریل کہا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر نے برطانیہ کو صلح کی پیشکش کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ جرمنی کو روس کے خلاف جنگ جاری رکھنے کی اجازت دی جائے۔ اور روس کو صلح کانفرنس